سوال

(77) نقد اور ادھا کی قیمتوں میں فرق رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ہی چیز کی نقد اور ادھار علیحدہ علیحدہ قیمتیں متعین کرنا کیا یہ سود ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

راقم الحروف کے نزدیک نقد اور ادھار میں فرق کرنا سود اور ناجائز ہے۔ دیکھئے شہادت جولائی ۲۰۰۳ء ج ۱۰ شمارہ ۷، وشہادت ج ۶ شمارہ ۵ ص ۳۰ مئی ۱۹۹۹ء

بعض علماء اسے جائز سمجھتے ہیں جبکہ صحیح یہی ہے کہ بیع ناجائز و سود ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ''اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ وابو سعید بن ابی عمرو قالا: ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب: ثنا ابراہیم بن منقذ: حدثنی ادریس بن یحیی عن عبداللہ بن عیاش قال: حدثنی یزید بن ابی حبیب عن ابی مرزوق التجیبی عن فضالة بن عبید صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: کل قرض جو منفعة فهو وجه من وجوه الربا/ موقوف'' ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود کی وجوہ میں سے ایک وجہ (قسم) ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔ (السنن الکبریٰ ۵/ ۳۵۰)

اس روایت کی سند صحیح (یا حسن لذاتہ) ہے۔

دیکھئے بلوغ المرام بتحقیقی (۲۶،) وانظما من ضعفہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص220